ماں کے پیٹ سے پیدائش تک

بچوں کی تربیت کیسے کریں؟

ہونے والے ماں باپ کے لیے تربیتی رہنمائی

Shaikh Nooruddin Umeri

M.A., MPhil in Arabic, Director - Ocean The ABM School, Hyd.

Author:
Shaikh Nooruddin Umeri
M.A., MPhil in Arabic
Director - Ocean The ABM School, Hyd.

Design By: **Syed Zabi Uddin Quadri**
(Suffah Graphics)

Published in, March, 2022.

Price: INR 100/-

All rights reserved under the Copyright Act. No part of this book may be reproduced and stored in any form or by any means, electronic or mechanical, including photocopying, without a prior written permission of the publisher.

فہرست

SL No.	Topics:		
1)	بہتر جوڑے کا انتخاب کرنا		
2)	دعائیں کرنا		
3)	حلال روزی کمانا		
4)	تقدیر کا لکھنا		
5)	حمل کے دوران کون سے اعمال کیے جائیں		
6)	بچے کو آپ کیا دیکھنا چاہیں گے		
7)	متعلقین کی ذمہ داری		
8)	Diet planڈائٹ پلان		
9)	ولادت		

deenitaleemforkids - Paigham-e-Noor

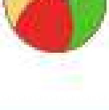

مقدمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک خاتون کی سب سے بڑی خواہش صاحب اولاد ہونا ہے، نکاح کے بعد اولاد کے لئے بے چین ہوتی ہے، اولاد کے لئے دعائیں کرتی ہے، اولاد کے لئے علاج کرتی ہے الغرض اولاد کی طلب میں سب کچھ کر گزرتی ہے۔ جب اللہ اس کی دعا سن کر اولاد کی توفیق دیتا ہے تو اس موقعہ پر تربیت کی فکر بہت کم لوگوں کو ہوتی ہے۔ عام طور پر اولاد کی تربیت کی بات پیدائش سے چار پانچ سال بعد کی جاتی ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ ماں کے پیٹ سے ہی تربیتی امور کا آغاز کیا جائے۔ DTK ایک ایسا پلاٹ فارم ہے جس میں مکمل بچوں کی تربیت کے لئے کلاسس رکھے جاتے ہیں، کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ (ماں کے پیٹ سے پیدائش تک) یہ کوشش بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ بچوں کے لئے، بچوں کے ماں باپ کے لئے لٹریچر تیار کیا جاتا ہے اور دلچسپ انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ آپ تمام سے گزارش ہے کہ اس تحریک میں شامل ہوتے ہوئے بچوں کی تربیت کی فکر کریں۔ اور اس کارواں کو آگے بڑھانے کے لئے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں۔

آپ کا خیر خواہ

نورالدین عمری۔ یم اے، یم فل

Paighaam-e-Noor taleemforkids

قارئین! جب کبھی اولاد کی تربیت کی بات آتی ہے تو ہمارے اسلاف کا کہنا ہے کہ نکاح سے پہلے بہتر جوڑے کا انتخاب کرنا ضروری ہے۔

ایک آدمی اگر اپنے اولاد کی اچھی تربیت کرنا چاہتا ہے تو وہ نیک اور صالحہ بیوی کا انتخاب کرے اسی طرح اگر ایک عورت اپنے بچوں کی تربیت اور بہتر انداز سے پرورش کرنا چاہتی ہے تو وہ نکاح سے پہلے نیک اور صالح آدمی کا انتخاب کرے۔

نکاح سے پہلے ہی آدمی کو plan بنانا چاہیے کہ ہم اپنے اولاد کی تربیت کیسے کریں گے اور ہمارا ساتھی ہمارا life partner اور ہمارا شوہر اور ہماری بیوی کیسی ہو تو بہتر تربیت ہو سکتی ہے؟ اس کے بارے میں پہلے ہی سوچ کر رکھنا ضروری ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے سے دور صحرا میں چھوڑ کر چلے گئے تھے، اسماعیل صحرا میں بڑے ہو جاتے ہیں اور وہاں نکاح بھی کر لیتے ہیں، پھر ایک مرتبہ ملاقات کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے، اسماعیل علیہ السلام گھر میں موجود نہیں تھے گھر میں اسماعیل علیہ الصلاۃ والسلام کی بیوی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کیا حال ہے تو انھوں نے کہا بڑی مشکل ہو رہی ہے، بڑے problems کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا جب تمہارے شوہر آجائیں تو ان سے کہنا کہ گھر کے چوکھٹ کو تبدیل کر دے۔

پھر اسماعیل علیہ السلام جب گھر آئے اور پوچھا کون آئے تھے؟ کہا ایک آدمی آئے تھے انہوں نے ایسی ایسی بات کہی اور گھر کی چوکھٹ کو بدلنے کا حکم دے رکھا ہے، تو کہا وہ میرے والد صاحب تھے انہوں نے تمہیں طلاق دینے کا حکم دے رکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے طلاق دے دیا پھر ایک عرصے کے بعد ابراہیم علیہ السلام واپس لوٹ کر آئے تو دیکھا اسماعیل علیہ السلام موجود

نہیں تھے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی دوسری بیوی تھی گھر کے حالات پوچھے تو بڑی شکر گزاری سے انہوں نے پیش کیا تو کہا اپنے شوہر آئیں تو کہہ دینا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ کو باقی رکھیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کے لیے بیوی کے انتخاب میں مدد کر رہے ہیں۔ کس طرح کی بیوی ہونا چاہیے support کر رہے ہیں، اسی طرح اگر شوہر کا انتخاب آپ دیکھیں گے تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کی مثال بڑی جامع مثال ہے کتنی پیاری مثال ہے ابو طلحہ ابھی ایمان نہیں لائے ہیں وہ ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کو نکاح کا پیغام دیتے ہیں تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا اے ابو طلحہ تم اتنے اچھے آدمی ہو کہ تمہارے اس پیشکش کو رد نہیں کیا جا سکتا لیکن کیا کریں تمہارے پاس ایمان نہیں ہے تم کفر کی حالت میں ہو، اگر تم ایمان لے کر آؤ گے تو میں تم سے نکاح کروں گی اور تمھارا ایمان ہی میرا مہر ہو گا۔

ام سلیم نے اپنے life partner کا انتخاب کیا اور ایمان والے بندے کا انتخاب کر کے دین کو دنیا پر ترجیح دی۔

اور اس کے بعد جب نکاح ہو جاتا ہے، نکاح کے بعد اب اولاد کی فکر کرتے رہتے ہیں خاص طور پر نکاح ہوتے ہی لڑکے کی ماں کو بڑی جلدی ہوتی ہے ہر ماہ وہ انتظار کرتی ہے 2 ماہ کے بعد 4 ماہ کے بعد بار بار اپنی بہو سے پوچھتی رہتی ہے، کب ہو گا، کب ہو گا، کب ہو گا۔

یہ اولاد اللہ تعالی کی جانب سے ہے اللہ تعالی جس کو چاہے جلدی دیتا ہے جس کو چاہے دیر سے دیتا ہے جس کو چاہے دیتا ہی نہیں، لیکن یہ گھر کی بڑی عورتیں ذمہ دار عورتیں خاندان کی عورتیں اگر اولاد ہونے میں دیر ہو جائے تو ان کو پریشان کر دیتی ہیں۔

جہاں بھی جاؤ کچھ ہوا کیا؟، کچھ ہوا کیا؟ اس طرح سوال کر کے پریشان کرتی ہیں ایسے موقع پر علاج

کرنے کے لیے لوگ کبھی حکیموں کا دورہ کرتے ہیں، کبھی ڈاکٹروں کا دورہ کرتے ہیں، اور کبھی مزاروں کا دورہ کرتے ہیں، نہ جانے کہاں کہاں وہ جاتے ہیں لیکن یاد رکھیے اولاد صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن اولاد سے پہلے ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیے۔

ہمیں کیا دعا کرنا چاہیے؟

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن میں اپنے نبیوں کے ذریعہ ہم کو سکھایا ہے کہ کیا دعا کریں۔

رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ

اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بیشک تو دعا کا سننے والا ہے۔ (Al-Qur'an 3:38)

نبی دعا کر رہے ہیں کہ اے پروردگار تو مجھے نیک اور صالح اولاد عطا فرما، اولاد ہونے سے پہلے نیک اور صالح اولاد کی دعا کرتے رہنا ہے

پھر ذرا دیکھیے ابراہیم علیہ السلام دعا کر رہے ہیں

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا اور پروردگار جو ہمیں اولاد دے گا، ان کو متقی بنا اور ان متقیوں کا امام ہم کو بنا، اور پھر دعا کرتے ہیں۔

(Al-Qur'an 25:74)

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ

اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔

(Al-Qur'an 37:100)

قارئین! آپ بھی ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔ کیوں کہ یہ اولاد کو اچھے بنانا اولاد کو نیک بنانا انسان کے بس کی بات نہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نیک بنائے تو ہی وہ نیک بن سکتے ہیں اگر اللہ نے نیک نہیں بنایا تو پھر پریشانی کا سامنا ہی کرنا پڑتا ہے اور ذرا دیکھیے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیا فرمایا:

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ

آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے جسے چاہے بیٹے دیتا ہے۔

(Al-Qur'an 42:49)

أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ

یا انہیں جمع کر دیتا ہے لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے۔

(Al-Qur'an 42:50)

وہ جس کو چاہتا ہے صرف بیٹیاں عطا فرماتا ہے کبھی کسی کو صرف بیٹے ہی عطا فرماتا ہے
اور کسی کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں بھی دیتا ہے وہ کسی کو دونوں سے محروم رکھتا ہے۔

اگر کسی کو اولاد ہونے میں تاخیر ہو، تو بار بار پوچھ پوچھ کر اس کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانا چاہیے۔ کیوں کہ اولاد پیدا کرنا اس عورت کے بس کی بات نہیں ہے اور نہ ہی اولاد پیدا کرنا مرد کے بس کی بات ہے، اللہ کے ہاتھ میں ہے لہذا اگر کسی کو جلدی نہ ہو تو اس کو پریشان نہ کریں، نفسیاتی طور پر اس کو بار بار پوچھ کر احساس کم تری میں مبتلا نہ کریں، اس کا ضرور خیال کریں۔

اور جب اللہ کے فضل سے حمل قرار پاجاتا ہے تو ایسے موقع پر مرد آدمی کی ذمہ داری ہے کہ وہ حلال روزی اپنے بچوں کو کھلائے۔ اپنی بیوی کو حلال روزی پہنچائے، یہ حلال روزی پہنچانا پرورش کا حصہ ہے، حلال روزی کھلانا یہ بچے کی تربیت کا ایک حصہ ہے، اس لیے کہ جو روزی بندہ کھلا رہا ہے اپنی بیوی کے ذریعہ اس بچے کو غذا مل رہی ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:
"يا أيها الناس إن الله طيب لا يقبل إلا طيباً، وإن الله أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين، فقال تعالى: {يا أيها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحاً}، وقال تعالى: {يا أيها الذين آمنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم} ثم ذكر الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمد يديه إلى السماء: يا رب يا رب، ومطعمه حرام، ومشربه حرام، وملبسه حرام، وغذي بالحرام فأنى يستجاب لذلك!؟" (رواه مسلم)

ترجمہ: اللہ کے رسول ﷺ نے کہا، "لوگو! اللہ پاک ہے اور اس لیے صرف پاک چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے، اللہ نے مومنوں کو حکم دیا ہے جیسا کہ اس نے اپنے رسولوں کو یہ حکم دیا ہے کہ: اے پیغمبر، اچھی چیزوں میں سے کھاؤ، اور نیک کام کرو۔' (23:51) اور اس نے کہا: 'اے ایمان والو! (اللہ کی وحدانیت پر)! حلال چیزوں کو کھاؤ جو ہم نے آپ کو مہیا کیا ہے"۔ (2:172)۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص کا تذکرہ کیا جو طویل عرصے تک سفر کرتا ہے، پراگندہ حال اور غبار سے اٹا ہوا اس نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور یوں دعا مانگی: 'میرے رب! میرا رب!' لیکن اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کے کپڑے حرام اور اس کی پرورش حرام ہے، پھر کیسے اس کی دعا قبول ہو گی؟"

لہٰذا جب ماں کے پیٹ میں بچہ رہتا ہے تو حلال روزی کا اہتمام کرنا بہت اہم کام ہے۔ کیوں کہ جو ماں کھا رہی ہے اس کا اثر بچے پر ہوتا ہے اور بچہ بھی اگر حرام غذا سے پل کر بڑا ہوتا ہے تو اس کی دعائیں قبول نہیں ہو سکتی۔

جب حمل کے دوران سب سے زیادہ اہم جو مرحلہ آتا ہے اس پر غور کریں۔

بخاری و مسلم کی روایت ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه و سلم وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: "إنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ إلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَشَقِيٍّ أَمْ سَعِيدٍ؛ فَوَاَللَّهِ الَّذِي لَا إلَهَ غَيْرُهُ إنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا. وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا".

[رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ]، [وَمُسْلِمٌ]

کہ تم میں کا آدمی اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی حالت میں رہتا ہے، پھر چالیس دن تک گوشت کا لوتھڑا بن کے رہتا ہے، پھر چالیس دن کے بعد وہ گوشت کا ٹکڑا بن جاتا ہے۔ جب 120 دن گزر جاتے ہیں تو کیا ہوتا ہے ذرا دیکھیں، اللہ تبارک وتعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور وہ ماں کے پیٹ میں بننے والے بچے میں روح پھونکتا ہے، پھر 4 چیزیں لکھ دی جاتی ہیں۔ روزی، عمل، موت، خوش بخت ہوگا یا بد بخت ہوگا۔ وہ زندگی بھر کیا کمانے والا ہے اس وقت لکھا جاتا ہے اور کتنے سال وہ زندہ رہے گا اس کی عمر لکھ دی جاتی ہے اور کیا عمل کرنے والا ہے لکھا جاتا ہے۔ خوش بخت ہوگا یا بد بخت ہوگا لکھ دیا جاتا ہے۔

قارئین! آپ غور کریں کہ ایک ماں کے لیے اپنے بچے کی تربیت کے سلسلے میں، ایک باپ کے لیے اپنے بچے کی تربیت کے سلسلے میں یہ چوتھا مہینہ کس قدر اہم ہے، چوتھے مہینے میں بچے کے عمل کے بارے میں لکھا جائے گا، اس بچے کے رزق کے بارے میں لکھا جائے گا، اس بچے کی موت کے بارے میں لکھا جائے گا، اس بچے کے نیک اور برے ہونے کے بارے میں لکھا جاتا ہے۔ اس چوتھے مہینے کے آس پاس ایک عورت کو چاہیے کہ وہ دعا کرتی رہے، عاجزی سے دعا کرتی رہے وہ گڑگڑا کر دعا کرتی رہے، وہ راتوں میں اٹھ کر بھی دعا کرے، رات کے آخری پہر میں بھی اٹھ کر دعا کرے، وہ صبح میں بھی دعا کرے وہ نمازوں میں بھی دعا کرے غرض کہ ہر وقت دعا کرتی رہے۔

کیوں کہ بچہ دنیا میں آنے کے بعد 60، 70، 90 سال جیے گا، وہ جتنے سال بھی جینے والا ہے اس پوری زندگی کا انحصار اس موقع پر ہی ہوتا ہے اگر اس چوتھے مہینے میں اللہ اس بچے کے حق میں خوش نصیب لکھ دے تو پھر آپ کو زندگی بھر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اگر اس موقع پر ماں کی دعا قبول کرتے ہوئے اس بندے کے حق میں خوب روزی لکھ دے تو زندگی بھر ماں باپ کو کوئی

فکر کرنے کی ضرورت نہیں، اس موقع پر ایک ماں کی دعا قبول کرتے ہوئے ایک باپ کی دعا قبول کرتے ہوئے اس کو خوش نصیب لکھ دے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کو بد نصیب نہیں بنا سکتی ہے۔

یہ تربیت اولاد کا سب سے اہم مرحلہ ہے یہ چوتھا مہینہ زندگی کا سب سے اہم حصہ ہے۔ اسی موقع پر فیصلہ کیا جاتا ہے کہ تمہاری آنے والی نسل نیک ہوگی یا بری ہوگی، اسی موقع پر فیصلہ کیا جا رہا ہے کہ تمہاری آنے والی اولاد دنیا میں نام کمائے گی یا بد نام ہوگی، اسی موقع پر لکھا جائے گا کہ آنے والا بچہ غریب ہوگا یا امیر ہوگا۔ اس موقع کو معمولی نا سمجھیں بلکہ اس موقع پر تلاوت کرے، دعائیں کرے، گڑ گڑائیں، اللہ کو منوائیں کہ باری تعالیٰ تو میرے بچے کو خوش نصیب لکھ دینا کیوں کہ اب فرشتہ آ کر لکھنے والا ہے۔

حاملہ عورت کو کون کون سے اعمال کرنے چاہیے؟

سب سے پہلے اللہ کا شکر ادا کریں کیوں کہ اس دنیا میں بڑے بڑے کروڑ پتی لوگ بھی ہے لیکن اولاد کے لیے ترس رہے ہیں کتنے بڑے دانش ور لوگ ہیں جو اولاد کے لیے ترس رہے ہیں، کتنے بڑے بڑے ڈاکٹرس ہیں جو بڑے بڑے علاج کو جانتے ہیں لیکن پھر بھی اللہ نے ان کو اولاد سے محروم رکھا ہے، کتنے بادشاہ گزرے ہیں جن کو اولاد سے محروم رکھا گیا، کتنے بڑے بڑے تعلیم یافتہ افراد گزرے ہیں جن کو اللہ نے اولاد سے محروم رکھا۔ ان لاکھوں کروڑوں میں سے آپ ایک خوش نصیب ہیں جن کو اولاد کی نعمت عطا کی جا رہی ہے۔ دنیا میں بے شمار بڑے بڑے لوگ ہیں جن کے پاس مال ہے، شہرت ہے، دنیا کی ہر چیز ہے لیکن آنکھوں کی ٹھنڈک کلیجے کے ٹکڑے اولاد کی شکل میں نہیں ہے، اور اللہ آپ کو اولاد نصیب کر رہا ہے اس لیے شکر بجا لائیں۔

اس کے بعد حمل کے دوران کافی تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے، جو تکلیف ہوتی ہے اس پر صبر کرتی رہیں اور اجر کی امید رکھیں، کیوں کہ جب بھی ایک مومن بندے کو تکلیف ہوتی ہے اور اس پر وہ صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر عطا فرماتا ہے۔

اور پھر نمازوں کا اہتمام کرتی رہیں، اذکار کا اہتمام کرتی رہیں، ہمیشہ باوضو رہیں اور قرآن کی تلاوت سنتی رہیں، اچھے اچھے قاریوں کا انتخاب کریں، صحابہ کرام کے واقعات کا مطالعہ کریں، حسد سے بغض سے کینہ سے تکبر سے جھوٹ سے چغل خوری سے اپنے آپ کو بچالیں اور نیک اور صالحہ خواتین کے ساتھ دوستی رکھیں۔

حمل کے دوران ان سارے کاموں کا تعلق سیدھا اس کے پیٹ میں پلنے والے بچے سے ہوا کرتا ہے، ان اعمال کا اثر پیٹ میں پلنے والے بچے پر ہو رہا ہے، آپ اپنے بیٹے کو کیا بنانا چاہتے ہیں آپ اس کی مکمل ایک فہرست بنائیں۔

مثال کے طور پر ایک عورت چاہتی ہے کہ اپنے بچے کو سچا بنائے، وہ اپنے بیٹے کو ایماندار بنائے، وہ اپنے بیٹے کو بہادر بنائے، وہ اپنے بیٹے کو ہمدرد بنائے، وہ اپنے بیٹے کو نمازی بنائے، وہ اپنے بیٹے کو متقی بنائے، وہ اپنے بیٹے کو نرم دل بنائے، حساس بنائے حقوق ادا کرنے والا بنائے، وفادار بنائے، وہ ماں باپ کا فرمابردار، بیوی کا وفادار، بچوں کا وفادار، اللہ کا وفادار، پڑوسی کا وفادار، ملک کا وفادار پورے قبیلے کا وفادار، عصمت وعفت کی حفاظت کرنے والا، برائی کا موقع ملنے کے بعد بھی برائی سے بچنے والا، صبر کرنے والا، شکر بجالانے والا، دوسروں پر رحم کرنے والا، دوسروں کے ساتھ خوش اخلاق کے ساتھ پیش آنے والا، یہ سارے اخلاق اگر ایک ماں اپنے بچے میں

دیکھنا چاہتی ہے تو ایک فہرست بنالیں اور فہرست گھر کی دیوار پر چسپاں کر دیں اور ہمیشہ اس فہرست پر نظر رکھیں۔ فہرست میں جو خصوصیتیں لکھی گئی ہیں وہ ساری خصوصیتیں اپنے اندر پیدا کرنا شروع کر دیں۔

ایک ماں کا جو طرزِ عمل اور کردار ہوا کرتا ہے وہی کردار اس کے بچے میں آنے والا ہے، اگر آپ اپنے بیٹے کو صابر دیکھنا چاہتی ہیں تو آپ کو صبر کرنے والے بننا ہے، اگر آپ اپنے بچے کو سچا دیکھنا چاہتی ہیں تو آپ کو زندگی میں سچ بولنا شروع کرنا ہے، ایمانداری شروع کریں، بہادری اپنے اندر پیدا کریں، ہمدردی پیدا کریں، نماز کی پابندی کریں، آپ خود متقی بن جائیں، آپ خود نرم دل بن جائیں، جو آپ اپنے بچے کو دیکھنا چاہتے ہیں وہ آپ کو اپنے اندر خود پیدا کرنا ہوگا۔ صرف خواہش کرنے سے بچے میں وہ چیزیں پیدا نہیں ہو سکتی، آپ کے عمل کے بغیر وہ صفت لے کر پیدا نہیں ہو سکتا، جو صفات دیکھنا چاہتے ہیں وہ صفات ماں کو پیدا کرنا ہوگا۔ اگر پیدا کر لیتی ہے تو وہ دنیا کی خوش نصیب ماں ہے جس کا آنے والا بچہ صبر کرنے والا ہوگا، جس کے پیٹ سے پیدا ہونے والا بچہ رحم دل ہوگا، جس کے پیٹ سے پیدا ہونے والا بچہ حساس ہوگا، جس کے پیٹ سے پیدا ہونے والا بچہ مشفق ہوگا، اور دوسروں کے درد کو سمجھنے والا ہوگا یہ بہت اہم ہے، فہرست میں آپ نے جو لکھا ہے اس طرح آپ خود کو ڈھالنا شروع کریں،

کیوں کہ تحقیق بتاتی ہے کہ ماں کا اثر اس کے بچے پر ہوتا ہے،

ماں اگر غمگیں ہو جائے تو بچے پر اس غم کا اثر ہوتا ہے،

ماں اگر پریشان ہوتی ہے تو اس پریشانی کا اثر اس بچے پر ہوتا ہے،

ماں اگر قرآن کی تلاوت کر رہی ہے تو وہ تلاوت کو سنتے رہتا ہے،

ماں اگر لڑائی جھگڑا کر رہی ہے تو بچہ پریشان ہو جاتا ہے،

ماں کو اگر ذہنی تکلیف ہوتی ہے تو بچہ پریشان ہو جاتا ہے۔

اسی لیے ماں کو چاہیے کہ قرآن کی تلاوت مسلسل سنتی رہے، اگر ماں چاہتی ہے کہ اس کا بیٹا حافظ بنے تو چاہیے کہ وہ مسلسل قرآن کو سنتی رہے۔ جب ماں کے پیٹ میں بچہ رہتا ہے اللہ سننے کی صلاحیت پیدا فرماتا ہے دیکھنے کی صلاحیت پیدا فرماتا ہے، چکھنے کی صلاحیت پیدا فرماتا ہے، سونگھنے کی صلاحیت پیدا فرماتا ہے، اس طرح یہ ساری صلاحیتیں اللہ تعالیٰ اس کے اندر پیدا کر رکھا ہے لہذا باہر کی چیزوں کا اثر اس بچے پر ہوتا رہتا ہے۔ آپ نماز پڑھ رہی ہیں اس کا اثر بچے پر ہوگا، قرآن کی تلاوت کر رہی ہیں اس کا اثر بچے پر ہوگا، آپ جو کچھ نیک کام کر رہی ہیں اس کا اثر بچے پر ہونے والا ہے، جیسے آپ بنیں گی ویسے آپ کے بچے بنیں گے۔

قارئین! یہ انسان کی تربیت صرف ماں پر یا صرف باپ پر نہیں ہے، اس کی تربیت کا تعلق بڑا وسیع ہے، ایک عورت کے جتنے متعلقین ہوا کرتے ہیں ان پر بھی اس کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس کے متعلقین کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بھی تربیت کا خیال کریں۔ سب سے پہلے اس کے شوہر پر ذمہ داری ہوتی ہے، کہ اپنے بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہے، اپنی بیوی کو خوش رکھے، اس لیے کہ حمل کے دوران اس کی خوشی کا اثر اس کے بچے پر ہوتا ہے، اس کے غم کا اثر اس کے بچے پر ہوتا ہے، آدمی اپنی بیوی کو ہمیشہ خوش رکھے، اگر کھانا بنا رہی ہے تو اس کے کھانے کی تعریف کرے، اور بیوی ایسی حالت میں کام کر رہی ہے، محنت کر رہی ہے، تو اس کے کاوشوں کی تعریف کرے، ہمدردی سے اس کے ساتھ باتیں کرتا رہے، محبت کا اظہار کرتا رہے، گھر کے کاموں میں اپنی بیوی کا ہاتھ بٹاتا رہے، اس کی ضروریات کا خیال رکھے، وقت دیتا رہے، اس کے ساتھ بیٹھے، وہ اگر آفس چلا جاتا ہے تو اس سے فون پر باتیں کرتا رہے، اور اس سے مشورے بھی لیتا رہے، اور چھوٹے چھوٹے تحفے دیتا رہے۔ لہذا اپنی بیوی کو خوش رکھے یہ بھی بچے کی تربیت کا ایک حصہ ہے۔

عورت کے متعلقین میں شوہر کے ساتھ ساتھ اس کی ماں ہوا کرتی ہے یعنی ساس، ساس کی ذمہ داری ہے کہ اپنی بہو کو ٹینشن نہ دے، ایسا کیوں سوتی ہو، ایسا کیوں کرتی ہو، ایسا کیوں بولتی ہو، اس طرح کی باتوں سے تکلیف نہ دے۔ اس موقع پر عام طور پر، جیسے ہی حمل قرار پاتا ہے فوراً بیوی کو اس کے ماں کے پاس بھیج دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ساس (نانی) کی ذمہ داری ہے اور یہاں تک سمجھا جاتا ہے کہ پہلی ڈیلیوری ماں کے پاس ہونا ضروری ہے، اور اس کے سسرال (نانا نانی) کو ہی اس کا سارا خرچ اٹھانا ضروری ہے، یہ بد نصیب لوگ ہیں جو ایسا سمجھتے ہیں، اسلام میں باپ کو ہی ذمہ داری اٹھانا ہے، آپ ہی کو سارے کام انجام دینا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ساس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بہو کو ٹینشن نہ دے۔ اس لیے کہ جب پوتا ہوتا ہے، پوتی ہوتی ہے تو سب سے زیادہ خوشی کس کو ہوتی ہے؟ سب سے پہلے دادا کو دادی کو یا نانا کو نانی کو ہوتی ہے۔ لہذا ساس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ٹینشن نہ دے خسر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ٹینشن نہ دے۔

اس موقعہ پر میں کہوں گا ڈاکٹرز کی بھی ذمہ داری ہے۔ ایک مسلم ڈاکٹر، ایک ایمان والا ڈاکٹر، ایمان والی لیڈی ڈاکٹر کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کیوں کہ عام طور پر جب ایک عورت کو حمل قرار پاتا ہے، وہ ڈاکٹر کے پاس رجوع ہوتی ہے تو ڈاکٹر بہت تعریف کرتی ہے، ماشاء اللہ تم بہت صحت مند ہو، تم بہت اچھی ہو، ڈیلوری نارمل ہوگی ان شاء اللہ۔ ایسے ہی خوش فہمی میں رکھتی ہے اور اب پیشنٹ کا پورا بھروسہ ڈاکٹر پر ہو جاتا ہے، اسی طرح آخری مرحلے تک بھی ایسے ہی کہا جاتا ہے اور جب نارمل ڈیلوری ہونے کا موقع بھی آتا ہے تو اب پیشنٹ کو ڈرا دیا جاتا ہے کہ اب پانی کم ہے، اب آپریشن کرنا پڑے گا جان کا خطرہ ہے، ماں کو خطرہ ہے، بچے کو خطرہ ہے، اس طرح بولتے ہی پیشنٹ ڈر جاتا ہے وہ رسک لینا نہیں چاہتا ہے، نہ باپ رسک لینا چاہتا ہے، نہ ماں رسک لینا چاہتی ہے، اب جتنا بھی خرچہ ہو دینے تیار ہو جاتے ہیں، اس طرح ایموشنل بلیک میل کیا جاتا ہے۔ مسلم ڈاکٹرس اور مسلم ہاسپٹل کی ذمہ داری ہے کہ وہ گمراہ نہ کریں، دھوکا نہ دیں۔

اب پھر اس کے بعد ایک ڈائٹ پلان پر عمل کریں یہ صرف حاملہ خواتین کے لیے ہی نہیں بلکہ ہر عورت کو یہ ڈائٹ پلان لینا چاہیے۔

غذا کی منصوبہ بندی

سیریل نمبر	وقت	غذائی منصوبہ بندی
1	6:00am	بادام کھانا ہے، پھر پندرہ منٹ کے بعد کشمش کھانا ہے۔
2	7:00am	کابلی چنا کھانا ہے، کالا چنا کھانا ہے، لوبیہ کھانا ہے، راجما کھانا ہے
3	9:00am	بریک فاسٹ کرنا ہے وہ بھی انڈے کے ساتھ۔
4	11:00am	بسکٹس کھانا چاہیے دودھ کے ساتھ، چائے کے ساتھ۔
5	1:00pm	فروٹ سلاد کھانا چاہیے، لسی پینا چاہیے۔
6	3:00pm	لنچ کرنا ہے۔
7	5:00pm	فریش جوس پینا ہے۔
8	8:00pm	زبردست ڈنر کھانا ہے۔
9	10:00pm	گرم گرم دودھ پینا ہے۔

deenitaleemforkids Paigham-e-Noor

حاملہ کو ڈائٹ کی پابندی کرنا چاہیے یہ بھی تربیت کا ایک حصہ ہے کیوں یہ اگر اس طرح پابندی کرتی ہے تو وہ اپنے بچے کو صحیح تربیت دے سکتی ہے، اور جو بچہ تندرست ہوگا، ساری تربیت آسانی سے قبول کرتے جائے گا۔

آخری مرحلہ ولادت کا ہے۔ ڈلیوری کا وقت قریب آتا رہتا ہے، عورت پریشان ہو جاتی ہے اور ڈرتے رہتی ہے، لیکن میں کہوں گا ایک مومنہ عورت کو حضرت مریم علیہ الصلاۃ والسلام سے سبق لینا ہوگا، حضرت مریم علیہ الصلاۃ والسلام بھی حاملہ ہوئی اور ولادت کا وقت قریب آرہا ہے گاؤں کو چھوڑا، بستی کو چھوڑا، آبادی کو چھوڑا، رشتے داروں کو چھوڑا، جنگل میں جا رہی ہیں اور جنگل میں کھجور کے جھاڑ کو ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں بھوک لگ رہی ہے تو اللہ کہہ رہا ہے

وَهُزِّيٓ إِلَيۡكِ بِجِذۡعِ ٱلنَّخۡلَةِ تُسَٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبٗا جَنِيّٗا

اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، یہ تیرے سامنے تر و تازہ پکی کھجوریں گرا دے گا۔

(Al-Qur'an 19:25)

اے مریم جس کھجور کے جھاڑ کو تم ٹیک لگا کر بیٹھی ہو اس کو ہلاؤ کھجور گریں گے۔ اللہ تبارک و تعالی حضرت مریم علیہ الصلاۃ والسلام کو جھاڑ ہلانے کا حکم دے رہا ہے، حالانکہ اللہ چاہے تو ہوا چلا کر کھجور گرا سکتا ہے، جس مریم کو بچپن میں اپنے کمرے میں بغیر موسم کے پھل پہنچایا تھا، وہی اللہ آج کہہ رہا ہے کہ درخت کو ہلانا ہوگا، اس سے یہ سبق سیکھنا ہے کہ عورت جب حمل سے ہو تو ہمیشہ سوتی نہ رہے۔ ہمیشہ کچھ نہ کچھ حرکت کرتی رہے، جھاڑو، پوچھا کرتی رہے، اٹھنا، بیٹھنا جاری رہے، اور چلنا پھرنا جاری رہے، ہلکا سا واکنگ کا سلسلہ جاری رہے، تاکہ بچہ حرکت میں رہے۔ اور غور کریں آپ کہ ایک مومنہ عورت کس قدر بہادر ہوتی ہے۔ حضرت مریم علیہ الصلاۃ والسلام کی ولادت ہو رہی ہے عیسیٰ علیہ السلام

پیدا ہونے جا رہے ہیں، اس موقع پر حضرت مریم علیہ الصلاۃ والسلام کا ساتھ دینے والا کوئی نہیں، ان کے ساتھ بیٹھنے والا کوئی نہیں، ان کو سپورٹ کرنے والا کوئی نہیں، ایک عورت جس کے پاس کوئی خادمہ نہیں ہے بلکہ اکیلی مریم عیسی علیہ السلام کو جنم دیتی ہے۔ ماشاءاللہ، سبحان اللہ۔

آج کی مومنہ عورت کو یہ حوصلہ پیدا کرنا ہے، اگر کوئی ساتھ نہ بھی دے تو میں اکیلی ان شاء اللہ اس مرحلے کو گزاروں گی، یہ جذبہ ایک عورت کے پاس ہونا چاہیے، تو ڈلیوری بڑی آسانی سے ہو سکتی ہے۔ ان شاء اللہ۔

اور ڈلیوری کے موقع پر مختلف آیتیں بتائی جاتی ہیں، مختلف دعائیں بتائی جاتی ہیں، کوئی بھی دعا اس موقع پر اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ اللہ کے رسول نے ڈلیوری کے موقع پر کوئی دعا نہیں سکھائی ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالی قرآن مجید میں ڈلیوری کے موقع پر کوئی آیت نہیں سکھایا ہے۔ لیکن جو بھی آیتیں دعائیں دی جاتی ہے وہ مشکل مرحلے میں انسان کیسے صبر کرے، کیسے مقابلہ کرے، یہی دعائیں عام طور پر دی جاتی ہیں کیونکہ وہ مشکل مرحلہ ہوتا ہے اس لیے یہ دعائیں دی جاتی ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے خصوصی طور پر ڈلیوری کے موقع پر اور کوئی دعا نہیں سکھائی ہے۔

حضرت حوا علیہا السلام کی مثال ذرا دیکھیے اللہ تبارک وتعالی نے دنیا میں بھیجا تو مفسرین کے کہنے کے مطابق بیس مرتبہ ان کو اولاد ہوئی اور ہر مرتبہ دو دو (2،2) اولاد ہوئی ہر مرتبہ لڑکا، لڑکی لڑکا اور لڑکی، لڑکا، ہوتے رہے، چالیس بچے ہوئے، لیکن حضرت حوا کو ڈلیوری کرانے کے لیے نہ کوئی دایہ تھی، نہ کوئی لیڈی ڈاکٹر تھی۔

اس کے بعد اللہ، اللہ کرتے ہوئے ایک بچہ بہت ہی پیارا سا ننھا سا روتے ہوئے دنیا میں آجاتا ہے، جیسے ہی بچہ دایا کے ہاتھ میں آجاتا ہے وہ لڑکا ہے یا لڑکی ہے دیکھ کر فوراً ماں سے کہتی ہے اللہ نے تجھے چاند دیا ہے، اللہ نے تمہیں سورج دیا ہے، الگ الگ عورتوں کے باتیں ہوتی ہے،، وہ خوشخبری سنا دیتی ہے،

ماں جواب تک درد سے سسک رہی تھی، درد سے کراہ رہی تھی، آنکھیں نم تھیں وہ رو رہی تھی، لیکن جیسے ہی بچے کو دیکھ لیتی ہے مسکرا دیتی ہے۔

ولادت کے چند ہی منٹوں میں ساری تکلیف بھول جاتی ہے، سارے دکھ کو بھول جاتی ہے، سارے درد کو بھول جاتی ہے، اور وہ بچہ اس دنیا کا حصہ بن جاتا ہے، جس میں اس کے آنے سے پہلے ہی 9 ارب لوگ رہ رہے ہیں۔ جس دن وہ پیدا ہوا اسی دن پچاس لاکھ بچے پیدا ہو رہے ہیں، یہ وہ بچہ ہے جس کی ماں نے چوتھے مہینے میں دعا کی تھی، جس کی ماں 8 مہینے، 9 مہینے، دعائیں کرتی تھی، جس کی ماں نے اس کے حق میں بے شمار دعائیں کرتی تھی، یہ خوش نصیب بچہ ہے ان بچوں کے درمیان جن کی مائیں خوبصورت فوٹو لگا کر بس دیکھتی تھی کہ میرا بیٹا ایسا ہوگا، میرا بیٹا ایسا لڈو ہوگا، میرا بیٹا پھول ہوگا، صرف فوٹو لگا کر سوچنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ اگر دیکھنے میں بہت خوبصورت ہے، بہت حسین و جمیل ہے لیکن اخلاق نہیں ہے، ایمان نہیں ہے، تو وہ ایک بیل کی طرح ہے بلکہ وہ بیل سے بھی بدتر ہے، وہ بچہ جو خوبصورت تو ہے لیکن ایمان والا، اخلاق والا نہیں ہے تو وہ ایک جانور کی طرح ہو جاتا ہے۔

قارئین ہماری ساری باتوں کا خلاصہ یہ ہے

1. بہتر جوڑے کا انتخاب کرنا۔
2. دعائیں کرتے رہنا۔
3. حلال روزی کا استعمال کرتے رہنا۔
4. تقدیر کے موقع پر (چوتھے مہینے میں) خوب دعائیں کرنا۔
5. حمل کے دوران اچھے اعمال کرنا۔
6. بچے کو کیا دیکھنا چاہتی ہے وہ صفت اپنے اندر پیدا کرنا۔
7. متعلقین بھی ذمہ داریوں کو نبھانا۔
8. ڈائٹ پلان کو فالو کرنا۔
9. ولادت کے موقع پر آپ ہمت کے ساتھ رہنا اور دعائیں کرتے رہنا۔

آخر میں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے آنے والے ہر بچے کو سعید بنا، خوش نصیب بنا، اور ایمان والا بنا، اور اس کو صابر بنا، شاکر بنا، ہمدرد بنا، حساس بنا، اور نمازی بنا، متقی بنا، پروردگارا ہمارے بس کی بات نہیں ہے کہ ہم اولاد کو نیک بنائیں تو جس کو نیک بنائے بس وہی نیک ہے، تو جس کو بدبخت بنائے وہ ہمیشہ کے لیے بدبخت ہے باری تعالیٰ ہمارے بچوں کو ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنا، ہمارے بچوں کو ہمارے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، ہمارے کلیجے کے ٹکڑوں کو ہماری زندگی کے لیے راحت بنا، ہمارے آنکھوں کے تاروں کو ہمارے مرنے کے بعد بھی ان کو آباد رکھنا اور ان کو سب کی آنکھوں کا پیارا بنا کے رکھنا۔ آمین۔

NOTES

Paigham-e-Noor
deenitaleemforkids
Paigham-e-Noor
deenitaleemforkids

نورالدین عمری کی زیر طباعت کتابیں

1) آؤ بچو عقیدہ سمجھیں
2) میرے پیارے نبی
3) سنہری باتیں
4) سنو تم بدل سکتے ہو
5) زندگی کا سلیقہ
6) تفسیر سورہ رحمن
7) درس حدیث
8) صدائے نور خطبات جمعہ
9) بچوں کی تربیت کیسے کی جائے (ماں کے پیٹ سے پیدائش تک)
10) بچوں کی تربیت کیسے کی جائے (پیدائش سے 7 سال تک)
11) بچوں کی تربیت کیسے کی جائے (7 سال سے 10 سال تک)
12) بچوں کی تربیت کیسے کی جائے (10 سال سے 14 سال تک)
13) بچوں کی تربیت کیسے کی جائے (15 سال سے 18 سال تک)
14) بچوں کی تربیت کیسے کی جائے (نکاح سے پہلے)

نوٹ:
بچوں کے لٹریچر کی نشر و اشاعت میں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔

Note :
Support us in publishing of children's literature
Google pay Number 9391138391

deenitaleemforkids Paigham-e-Noor

Introduction Of
Shaikh Nooruddin Umeri

Shaikh Nooruddin Umeri Is A Renowned Islamic Scholar, Speaker And Researcher From Hyderabad, India. He Has Delivered Thousands Of Talks All Over India – In Organized Programs As Well As Friday Sermons In Masaajid. Apart From The Lengthy Speeches, His Short And Informative Videos On Youtube On A Variety Of Topics Have A Large Number Of Followers, Alhamdulillaah.

He Is A Successful Child Psychologist And A Family Therapist. With Indepth Understanding Of Islam, He Specializes In Counseling Students, Parents And Spouses In The Light Of Shari'ah.

EDUCATION:

- Aalim Faazil – Jamia Darussalam, Oomerabad.
- Bachelor of Arts, Arabic– Madras University.
- Master of Arts, Arabic – English & Foreign Languages University (EFLU), Hyd.
- Diploma in Translation – English & Foreign Languages University (EFLU), Hyd.
- Master of Philosophy, Arabic–English & Foreign Languages University (EFLU), Hyd.
- Master of Arts, Urdu – Central University of Hyderabad, Hyd.

TEACHING EXPERIENCE:

- Arabic Lecturer At Narayana Junior College, Hyderabad For A Period Of 10 Yrs.
- Jamia Darul Furqaan, Sayeedabad, Hyderabad.
- Jamia Hafsa As-Salfiya, Golconda, Hyderabad.

RESEARCH WORK:

AskIslamPedia.com–An Online Islamic Encyclopedia, Head Office–Hyderabad.

CURRENT DESIGNATION:

Director - Ocean The ABM School, Hyderabad.

deenitaleem forkids Paigham-e-Noor

MRP ₹ 100